یاستار　　یامعین　　یاغفار

مِنْ اَدْنٰی عُلُوْمِہٖ عِلْمُ الْغَیْبِ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ

ماکان و مایکون کا علم غیب اُس کے علموں میں سے ایک ادنے علم ہے

مصنفہ و مؤلفہ

جناب مولینا مولوی شاہ محمد ادریس صاحب حامی سنت نبوی و ماحی بدعت حاضرہ
حنفی نقشبندی - مجددی - قادری - ایدہ اللہ بنصرہ - بہادر گڈھی (رہتکی)

رسالہ مسمّٰی بہ

اَلْکُحْلُ لِاَبْصَارِ الْمُذَبْذَبِیْنَ

یعنی

سُرمۂ چشمِ وہابیین

بجواب

فیصلۂ علام الغیوب دربارہ علم غیب

مع تقریظ

علامۂ زماں - فہامۂ دوران - عالم کلام ربانی - فاضل علوم حقانی - یعنی
جناب مولینا بالفضل اولینا حاجی الحرمین شریفین - مقبول بارگاہ
صمد حافظ شاہ محمد مشتاق احمد صاحب استھوی ممتحن مدارس دینیات
اسلامیہ خصوصاً مدرسہ عربیہ امینیہ دہلی حال مدرس اعلےٰ دار العلوم نواب صاحب کرنال ادام اللہ ظلہ علے
المومنین وفیوضہ علے المسلمین وسلمہ اللہ ذو القوۃ المتین

در مطبع ہندوستان الکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی طبع شد

بار اول ایک ہزار جلد　　رجسٹری شدہ　　قیمت پختہ ۴ر

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	التماس مع سوالات	۳
۲	دیباچہ	۷
۳	حمد باری تعالےٰ مع ثبوت علم غیب از قرآن مجید... ...	۱۲
۴	تعریف شرک	۱۴
۵	تعریف غیب	۱۸
۶	ثبوت علم غیب از اقوال مفسرین	۲۰
۷	ثبوت علم غیب از اقوال اجماع است	۲۶
۸	ثبوت علم غیب از احادیث صحیحہ	۳۵
۹	جوابات تشکوک در نفی علم غیب	۳۸
۱۰	صاحب تقویۃ الایمان کے خدا کا علم غیب	۴۱
۱۱	تقریظات علمائے دین	۴۳
۱۲	اشتہار واجب الاظہار	۴۶
۱۳	التماس رشید	۴۷

التماس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے ناظرین! اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب سرورِ عالم۔ مختارِ کونین کے فضل سے حاجز فقیر مسکین محمد ادریس نے اس رسالہ میں مسئلہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آیات کلام اللہ۔ باتفاسیر صحیحہ وسلمہ نیز احادیث صحیحہ۔ ثقہ سے عوام کے لئے مبرہن واضح کر دیا ہے علاوہ ازیں اقوال اجماع اُمت بھی نقل کئے گئے ہیں۔ کیونکہ کسی نافہم ناعاقبت اندیش نے ایک چار ورقی رسالہ چھاپ کر چند آیات قرآنی کے لفظی معانی بلا تفاسیر صحیحہ نقل کرتے ہوئے مسئلہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنی چاہی تھی مگر وہ خاک الٹی باذنِ اللہ تعالیٰ اُسی کی آنکھوں میں جا پڑی۔ بقول شاعر۔

یہ ہے غیب کا مسئلہ مانند چاند + نہیں خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند
وہی خاک آنکھوں میں اُسکے پڑی + رہا مبرہن مسئلہ مانند چاند

لیکن انسانی ہمدردی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے میرے تقاضائے طبیعت نے مجھکو مجبور کیا کہ حدیثِ نبوی خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (انسانوں میں اچھا وہ ہے جو انسانوں کو نفع پہنچائے) کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اس بیمارِ چشم اور اُسکے ہم خیال رفیقوں کے لئے بیش بہا قیمتی ادویاتِ کلام الٰہی و فرمان مصطفوی سے ایک سرمۂ چشم تیار کر کے خالصاً للہ و ہدیۃً فی سبیل اللہ مخلصانہ طور پر پیش کروں چنانچہ اللہ تعالےٰ اور اُسکے حبیب پاکؐ کے فضل سے میری تمنائے دلی پوری ہوگئی جو کوئی بھی صحیح الایمان۔ صافی الاعتقاد سُنی حنفی مومن مسلمان اس رسالہ کا مطالعہ کرے سب سے میری التجا ہے کہ وہ اس بیمارِ چشم اور اُسکے ہم خیال رفیقوں کے لئے اللہ تعالےٰ

سے دعائے خیر کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاکؐ کے تصدق سے اس سرمۂ چشم کو اُن مریضان چشم کے لئے نافع و مؤثر کردے۔ پس اس اہم مسئلہ کو باوجود اسقدر مبرہن و واضح کرنے کے بھی اگر کوئی منکر ازلی بدعقیدہ نہ سمجھے اور اس رسالہ کا جواب لکھنے کے لئے بے سود خامہ فرسائی کرے تو وہ اس کا مصداق بنے گا۔ بقول شاعر

کرم کو وہ ستم سمجھا وفا کو وہ جفا سمجھا ✦ پڑیں اُس عقل پر پتھر کہ وہ سمجھا تو کیا سمجھا

بالفرض اگر کوئی جواب کیلئے بے سود خامہ فرسائی کرے تو اُسکو لازم ہے کہ وہ ہر دو قسم کی آیات قرآنی با تفاسیر متقدمین اپنے جواب میں نقل کرے یعنی اول قسم کی وہ آیات قرآنی با تفاسیر نقل کرے جن سے کہ اللہ تعالےٰ کا علم غیب بالاستقلال یعنی غیب بلا دلیل اور اُسکے رسول اکرمؐ کا علم غیب بالعرض یعنی غیب بادلیل ثابت ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کی وہ آیات قرآنی با تفاسیر نقل کرے جن سے کہ محض رسول اللہؐ کے علم غیب عطائی باعلام اللہ تعالیٰ کی صریحاً تخصیص ثابت ہے ہم نے اس رسالہ سرمۂ چشم میں ہر دو قسم کی آیات قرآنی با تفاسیر صحیحہ مسلمہ مصنفہ علمائے متقدمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے نقل کرکے مسئلہ علم غیب کو مبرہن و واضح طور پر ثابت کیا ہے۔ ہم نے مسئلہ علم غیب کا اثبات تفسیر کبیر تفسیر خازن۔ تفسیر اتقان۔ تفسیر عرائس البیان۔ تفسیر مدارک التنزیل تفسیر حسینی تفسیر عزیزی وغیرہ سے کیا ہے علاوہ ازیں احادیث صحیحہ ثقہ بخاری و مسلم کی نقل کی ہیں۔ نیز علمائے محققین کے اقوال بھی انکی کتب معتبرہ مسلمہ سے ہم پہنچائے ہیں۔ اب اگر کوئی منکرین کیجانب سے صرف ایک ہی قسم کی آیات قرآنی بلا تفاسیر متقدمین جواب میں نقل کریگا تو وہ یہود و نصاریٰ کیطرح نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ (ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں) کا مصداق ہوگا۔ جیسا کہ رسالہ چودھویں فیصلہ علام الغیوب دربارہ علم غیب میں آیت مذکورہ کا مصداق ہو چکا ہے۔ اگر وہ ہماری شرائط کے خلاف ورزی کریگا تو جواب اُسکا لایعنی دھمل و فضول دلچرپوچ مانا جائیگا نیز اگر ہمارے حسب ذیل سوالات مرقومہ کے جوابات بھی رسالہ ہذا سرمۂ چشم کے جواب میں مجیب کیجانب سے نہ نقل کئے جائینگے تو مجیب کا جواب تب بھی لایعنی دھمل و فضول دلچرپوچ متصور ہوگا۔ سوالات

حسبِ ذیل ہیں:-

سوال اوّل - روزِ اوّل سے روزِ آخر تک مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ جو کچھ ہوا اور ہوگا متناہی ہے یا غیر متناہی - کیا اللہ عزّوجل کا علم صرف اسی مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ پر منحصر ہے - اِسکے سوا اللہ تعالےٰ معاذ اللہ متہا کچھ نہیں جانتا - یا یہ اُس کے علوم سے ایک نہایت قلیل حصّہ ہے - جو اونٹے قطرے اور لاکھوں بحّار کی بھی نسبت نہیں رکھتا - بر تقدیر ثانی - رسول اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے لیئے اسکا اثبات شرک ہے یا کفر یا ضلالت یا ان سب سے پاک -

سوال دوم - روزِ اوّل سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور ہوگا وہ سب لوحِ محفوظ میں جمع ہے یا نہیں - اگر جمع ہے تو اللہ تعالےٰ اُس میں سے کتنی باتوں کا علم عطا کرنے پر قادر ہے بعض کا یا کُل کا - اگر کُل کا علم دینے پر قادر ہے تو دوسرے کے لیئے اُسکا بعطاءِ الٰہی ثابت ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہے - کیا اللہ تعالےٰ دوسرے کو اپنی صفات سے متصف کرنے پر قادر ہے - اور اگر نہیں ہے تو وہ حدِّ معیّن بتلایئے کہ اللہ تعالےٰ اتنی باتوں کا علم دینے پر قادر ہے اور اس سے زیادہ پر قدرت نہیں رکھتا -

سوال سوم - رسول اکرم صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کو بعطائے الٰہی بعض مغیبات کا علم ہے یا کسی غیب کا علم اصلاً نہ دیا گیا اور جو شخص مطلقاً علمِ غیب بعطاءِ الٰہی رسول اکرم صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم سے مسلوب مانے وہ وحی کو برحق جانتا ہے یا نہیں - کیا وحی بذریعہ حِس و عقل کسب کیجا سکتی ہے یا نہیں - اگر کسب نہیں کیجا سکتی تو یہ بطور خصوصیت اور معجزہ بفضل خداداد نبی ہی کے لیئے مخصوص ہے یا اُس کے تمام امتیوں کے لیئے بھی - اگر اُمتیوں کے لیئے مخصوص نہیں ہو سکتی تو پس تحقیق یہ نبی کی خصوصیت اور معجزہ ہے یا نہیں - پس تحقیق اگر یہ نبی کی خصوصیت اور معجزہ ہے تو جو شخص اپنے آپکو مولوی عالم اور مسلمان کہتے ہوئے اس خصوصیت اور معجزہ کو نبی کی امت کے افراد

کے لئے مخصوص کرے اور نبی کے لیئے اس خصوصیت اور معجزہ سے انکار کرے اور تمام مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہے تو شریعت حقہ کے بموجب وہ شخص خود ہی بدعتی ضال اور زندیق ہوا یا نہیں۔

سوال چہارم۔ وحی بذریعہ حس و عقل ایک کسبی شے ہے یا مطابق تفسیر بیضاوی (وَالْمُرَادُ بِالْغَیْبِ الَّذِیْ لَا یُدْرِکُہُ الْحِسُّ وَلَا تَقْتَضِیْہِ بِدَاھَۃُ الْعَقْلِ یعنی غیب وہ پوشیدہ شے ہے جسکو عقل نہ پا سکے اور نہ حس معلوم کر سکے) غیب پر دال ہو۔ نبی کے معنی خبر دینے والے کے ہیں یا نہیں۔ اور خبر غیب کی دیجاتی ہو یا شہادت کی جسے لوگ خود بھی بذریعہ حس و عقل کے جانتے ہوں۔ اور غیب کی خبر وہی دیتا ہے جو غیب جانتا ہو۔ یا ہر شخص غیب کی خبر دے سکتا ہے۔ اگر غیب کی خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں تو نبی غیب داں ہوا یا نہیں۔ جب نبی غیب داں ہے تو علم غیب اور نبوت لازم و ملزوم ہوئے یا نہیں۔ اگر لازم کا انکار کیا تو گویا ملزوم کا انکار کیا۔ اسی طرح جو نبی کے علم غیب کا انکار کرتا ہے وہ نبوت کا منکر ہوا یا نہیں۔ توحید اور رسالت داخل ایمان ہیں یا نہیں۔ نبوت کا منکر مسلمان ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اللہ تعالےٰ کو تو مانتا ہوں مگر اس کی صفت رُبوبیت کو نہیں مانتا ہوں تو کیا وہ شخص اللہ تعالےٰ کا ماننے والا ہوا یا نہیں اسی طرح وہ شخص جو یہ کہے کہ میں نبوت کو تو مانتا ہوں مگر نبی کے علم غیب با علام اللہ تعالےٰ سے انکار کرتا ہوں تو وہ شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

سوال پنجم۔ کتنے علوم غیب ہیں جو لازم نبوت ہیں اور کن باتوں سے متعلق ہیں

(عبد الرسول) محمد ادریس عفی عنہ

بہادر گڈھی (روہتکی)

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَحَ صَدْرَنَا لِلْاِسْلَامِ وَفَضَّلَ عَلَیْنَا اَنْ نَعْلَمَ فَضَائِلَ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اَحْمَدِ الْمُجْتَبٰی رَسُوْلِ الْمُرْتَضٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ مِنْ اَدْنٰی فَضَائِلِہٖ عِلْمُ الْغَیْبِ فَاسَیَکُوْنُ وَمَا کَانَ فَاَکْرَمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ حَبِیْبَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاہُ بِاِسْمَیْنِ مُشْتَقَّیْنِ مِنْ اِسْمِہِ الْمَحْمُوْدِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا وَّاَحْمَدَ وَفِیْہِ یَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَ عَبْدَہٗ ۔ بِبُرْھَانِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ ۔ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ط

ترجمہ ۔ خاص تعریف واسطے اللہ کے کہ جس نے کھولا ہمارے سینہ کو واسطے اسلام کے۔ اور فضل کیا اُس نے ہم پر کہ جانتے ہیں ہم اُسکے حبیب محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ رسول مرتضےٰ کی فضیلتوں کو قرآنِ پاک سے اور

؎ ملاحظہ ہو تفسیر خازن جزو اول مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶۰ تحت آیت شریف وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ط پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۵۔

نیز ملاحظہ ہو تفسیر خازن جزو سابع مطبوعہ مصر صفحہ ۲۱۹۔ تحت آیت شریف وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ پارہ عم ۳۰ سورۂ الم نشرح ۱۲

غیب کا علم مَا کَانَ وَمَا سَیَکُوْنُ[1] اُس کی ادنےٰ فضیلت ہے۔ پس اُس خدائے عزت و جلال والے نے بزرگی دی اپنے حبیبؐ کو پس نام رکھے اُسکے نکلتے ہوئے اپنے نام محمود سے جو پاک ہے اور بلند ہے پس نام رکھا اُس کا محمدؐ اور احمدؐ[2] (یعنی بہت ہی تعریف کیا گیا) اور اس میں حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بھیجا اپنے بندہ کو ساتھ برہان یعنی دلیل کے اور اللہ بزرگ اور بلند ہے اور نکالا اُس کا نام اپنے نام سے تاکہ بزرگی دیوے اُسکو پس عرش والا محمود ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ اور اُسکا حبیب پاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم

امّا بعد ناظرین پر ظاہر ہے کہ زمانہ کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ سبحان اللہ عجیب شان ہے اُسکی کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ جملہ مومنین مسلمین۔ آپس میں خلوص و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اور آیت شریف کلام مجید فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا (پس اللہ تعالےٰ نے ڈالدی الفت تمہارے دلوں کے بیچ پس تم اُسکی نعمت سے ہو گئے آپس میں بھائی بھائی) کے مصداق بنکر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ اور حدیث شریف کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ (سب مومن آپس میں بھائی ہیں) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کی دلجوئی اور دلداری کا لحاظ رکھتے تھے۔ حُبِّ نبویؐ کو باعثِ ایمان تسلیم کرتے تھے اور حدیث شریف لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ۔ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوگا جبتک کہ میں اُس کے نزدیک اُسکے باپ اور اُسکی اولاد اور تمام انسانوں سے حتّٰی کہ سب سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) کو ہمیشہ ذہن نشین رکھتے تھے۔ جیساکہ اس آیت شریف سے ثابت ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

---

[1] یعنی جو ہوتا ہے اور ہوویگا اور ہو چکا ۱۲ [2] سب سے زیادہ تعریف کیا گیا ۱۲

(نبی مومنوں کے نزدیک اُنکی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے) کی دل و جان سے قدر کرتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کی نسبت ارشاد فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہمنے آپکے ذکر کو بلند کر دیا یعنی آپکو اپنے ساتھ مذکور بنا دیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت خود ارشاد فرماتے ہیں اِنِّی لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ۔ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ بیشک میں تم میں سے کسی ایک کی بھی مانند نہیں ہوں۔ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہی مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے پس اس حدیث شریف کے اسرار پر وہ لوگ آگاہ ہو اُس حبیب رب العلمین کی رفعتِ شان تسلیم کرتے تھے۔ آہ اب کیا حالت ہے اللہ تعالےٰ کے اسم مُضِل کا ظہور دن بدن ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ چند سال ہوئے مسلمانوں میں ایسے اشخاص پیدا ہو گئے ہیں جو تفاسیر کلام اللہ کو نظر انداز کرتے ہوئے کلام ربانی کے معانی لفظی اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کر کے حدیث شریف مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَقَدْ کَفَرَ (جسنے کلام اللہ کی تفسیر اپنی رائے سے کی پس تحقیق اُسنے کفر کیا) کے مصداق ہوتے ہیں اور خود بھی زندیق و گمراہ ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ عام مسلمین بے علم کم فہموں کو بھی گمراہ کرنیکی کوشش کرتے رہتے ہیں اور تنقیص و تحقیر شانِ نبوی کو اپنا عین ایمان جانتے ہیں اور یہ اشخاص اپنے آپکو اہل سُنّت والجماعت میں منسلک و شمار کرتے ہیں۔ اور آئے دن اُس حبیب یکتا کے قدردان متبع سنت و الجماعت صحیح العقیدہ صحیح الایمان۔ صحیح الاعتقاد مسلمین مسلمانوں پر شرک و کفر کے فتوے نکالکر اُنکے قلوب کو مجروح کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب پاک کی شان اعلےٰ و ارفع کی تحقیر و تنقیص کرنیوالے اشخاص کے حق میں اپنے کلام پاک میں فرمادیا ہے اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ دیکھو اے حبیب آپکے لیے کیسی جہالت کی مثالیں دی ہیں

پس ایسا بکنے سے وہ گمراہ ہو گئے اور ہدایت نہ پا سکے لیکن حبیب یکتا حلیم و رحیم قوم جاہلون کے حق میں ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے دعاءِ خیر کرتے رہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَانِیْ۔ یعنی اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے بیشک یہ لوگ میرا مرتبہ نہیں جانتے ہیں اور کبھی اس طرح دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا۔ یا اللہ مجھ کو مظلوم ہی بنا اور ظالم نہ بنا۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کی زبانی ہم گنہگارونکو پیغام بھیجتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی اے حبیب آپ اپنی امت کے لوگوں کو فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو پس تم میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تمکو دوست رکھے اور تمہارے گناہونکو بخشے۔ پس ہم مساکین امت مرحومہ سُنیوں حنفیوں کو بھی متابعت نبوی مطابق نص کلام اللہ اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے ہمیشہ قوم جاھلون کے حق میں اللہ تعالےٰ سے اُنکی ہدایت کیلئے دعاءِ خیر ہی کرنی چاہیئے۔ اگرچہ یہ بدعقیدہ اشخاص ہم سُنی حنفیونکو بوجہ اپنی جہالت و کج فہمی کے مشرک مشرک کہتے ہیں اور تائب نہوں تو بھی ہم سُنی حنفیوں کی زبان سے کبھی بھی کوئی سخت کلمہ مثل کافر یا مشرک ان لوگونکے لیئے صادر نہونا چاہیئے بلکہ متابعت نبوی کرتے ہوئے ہم کو اپنے لیئے اور اُنکی لیئے اللہ تعالےٰ سے دعائے خیر ہی کرنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِسْکِیْنًا وَّاَحْیِنَا مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنَا مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔ یعنی اے اللہ ہمکو مسکین بنا اور ہمکو مسکین ہی زندہ رکھ اور ہمکو مسکین ہی بنا کر موت دے اور ہمکو حشر میں مسکینوں ہی کے گروہ میں اُٹھا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنَا ظَالِمًا یعنی اے اللہ ہمکو مظلوم بنا۔ اور ہمکو ظالم نہ بنا اَللّٰھُمَّ اھْدِ ذٰلِکَ الْقَوْمَ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَانَ حَبِیْبِکَ کَمَا اَکْرَمْتَہٗ بِفَضْلِ عَظِیْمِکَ۔ یعنی اے اللہ اس قوم کو ہدایت دے پس بیشک

یہ لوگ تیرے حبیبؐ کا مرتبہ نہیں جانتے ہیں جیسا کہ تونے اُسکو اپنے فضل عظیم کے ساتھ بزرگ کیا۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذَا الدُّعَاءَ بِطُفَیْلِ وَتَصَدُّقِ حَبِیْبِکَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ ط یعنی اے اللہ اس دعا کو اپنے حبیبؐ کے طفیل اور صدقہ میں قبول فرما جنکا وجود تمام جہانوں کیلئے رحمت ہے۔ اے اللہ ایسا ہی ہو پس ایسا ہی ہو۔

اب یہ مسکین فقیر محمد ادریس نقشبندی مجددی۔ قادری۔ سنی۔ حنفی متوطن قصبہ بہادرگڈھ ضلع رہتک جملہ مسلمین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چند احباب کے تقاضائے شدید پر اس رسالہ کی تحریر کی جرأت احقر کے دل میں پیدا ہوئی۔ امید کہ ہر فرد مسلمان بنظر انصاف و بعقلِ سلیم اس رسالہ کا مطالعہ بغور کرکے احقر مسکین کو اس دینی خدمت کے لئے دعاءِ خیر سے فراموش نہ کریگا۔

اس رسالہ میں حبیب یکتا۔ رسول مرتضےٰ محمد مصطفےٰ۔ احمد مجتبےٰ۔ سرورِ عالم فخرِ بنی آدم۔ مختارِ کونین۔ محبوب رب المشرقین والمغربین صلے اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے اثبات میں نص صریح یعنی قرآن مجید اور احادیث شریف و اقوال اجماع امت سے براہین صحیحہ بلاریب تحریر کیجاتی ہیں تاکہ اختلاف وفتور جو نافہموں۔ ہوا پرستوں نے چند سال سے عوام میں پھیلا دیا ہے دور ہو جائے۔ اور جملہ مسلمین کی آگاہی اور ہدایت کا باعث بنجائے۔ آمین یارب العلمین آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (دَائِمًا اَبَدًا) عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

سرمہ چشم دیابیین

بجواب

فیصلہ علام الغیوب دربارہ علم غیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَخَصَّہٗ بِعِلْمِ غَیْبِہٖ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خاص تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین سچے کے اور درود اور سلام ہو اور اُس کے رسول محمدؐ اور اور پر اہلبیت اور کل اصحاب پر کما قال سبحانہ تعالیٰ فی القرآن العظیم وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۔ پارہ عم سورہ التکویر۔ اور وہ یعنی حبیب اکرمؐ غیب بتانے پر بخل نہیں کرتا ہے۔

دوسری آیت فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ پارہ تبٰرک الذی سورۃ الجن ۔ رکوع ۲ ۔ پس وہ نہیں ظاہر کرتا ہے اپنا غیب انسانوں میں سے کسی ایک انسان پر بھی سوائے اُس رسول کے کہ جس کے ساتھ وہ راضی ہوا۔

تیسری آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران رکوع ۱۸ ۔ اور

نہیں ہے اللہ کے لیئے یہ کہ وہ تمکو غیب پر آگاہ کرے۔ اور لیکن اپنے رسولوں میں سے جس کو وہ چاہتا ہے قبول کر لیتا ہے۔

چوتھی آیت وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ پارہ ۵ سورہ النساء رکوع ۱۷

اور سکھایا تجھ کو جو کچھ کہ تو نہ جانتا تھا۔ اور اللہ کا فضل عظیم تیرے اوپر ہے یعنی اس درجہ آپکو علم عطا کیا گیا کہ آپ کسی شے سے بھی لاعلم نہ رہے۔ کیونکہ جملہ اشیاء پوشیدہ کا علم جن کو کہ آپ نہ جانتے تھے اللہ تعالےٰ نے سکھا دیا۔ پس حضورؐ باعلام اللہ تعالےٰ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ہیں اور اسی علمی فضیلت کی وجہ سے آپ پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہے۔

امّا بعد۔ برادرانِ ملّت! علمِ غیب کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے علمائے راسخ الاعتقاد کا ہمیشہ سے اس امر پر اجتماع و اتفاق رہا ہے کہ ہمارے حضور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو باعلام اللہ تعالےٰ علم مَا كَانَ سَيَكُوْنُ حاصل ہے اور آپ عالم الغیب باعلام اللہ تعالےٰ ہیں۔ علمِ غیب آپکے حق میں ماننے سے نہ تو شرک لازم آتا ہے اور نہ کسی قسم کا کفر عائد ہوتا ہے جیسا کہ بعض جاہل و کج فہم لوگوں کا وہم ہے۔

معتقد علم غیب رسولؐ ایک سچا دیندار صحیح الیقین راسخ الاعتقاد مومن ہے جو جاہل کج فہم کسی مومن مسلمان کی تکفیر کرتے ہوئے کافر یا مشرک کہے تو سچا دیندار صحیح الیقین راسخ الاعتقاد مومن ایسے جاہل کج فہم ناعاقبت اندیش کے بکنے یا بکواس کرنے سے کبھی کافر یا مشرک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ کفر و شرک اُسی جاہل کج فہم ناعاقبت اندیش پر لوٹایا جاتا ہے۔ چنانچہ روزِ قیامت اس کا انصاف ہوگا۔

علم غیب پر دلائل لکھنے سے پہلے یہ امر ضروری ہے کہ میں اوّل شرک کی تعریف۔ دوم غیب کی تعریف کتب مسلمہ اجماع امت سے نقل کروں تاکہ عام لوگ بھی شرک اور غیب سے آگاہ اور واقف ہو کر ان جاہل و کج فہم ناعاقبت اندیش لوگوں کے بہکانے سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

اول شرک کی تعریف ملاحظہ ہو شرح عقائد۔ اس میں صاف طور پر مرقوم ہے اَلْاِشْرَاكُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِي الْاُلُوْهِيَّةِ بِمَعْنٰى وَاجِبُ الْوُجُوْدِ كَالْمَجُوْسِ اَوْ بِمَعْنٰى اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ كَالْعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ یعنی شرک کرنا اُس کو کہتے ہیں کہ معبودیت باری تعالےٰ میں اُسکے سوا کسی اور کو شریک کیا جاوے جیسا کہ قوم آتش پرستوں کی کرتی ہے۔ کہ یہ باری تعالےٰ واجب الوجود کو چھوڑ کر آگ کی عبادت کرتی ہے۔ یا کسی کو مستحق عبادت قرار دیا جائے جیسے کہ بت پرست لوگ بتوں کو قرار دیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مدار شرک تعدد الٰہ پر ہے کیونکہ توحید صرف اِلٰہ وَاحِدٌ کی معبودیت پر منحصر ہے اور سوائے اسکے توحید کے اور معنی نہیں۔ پس شرک سے مراد شرک شرعی ہے جو ضد ہے توحید شرعی کی اور توحید شرعی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے یعنی سوائے خدائے قدیم واجب الوجود کے اور کوئی قابل عبادت نہیں ہو سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شرک دوسرے معبود کے ماننے کو کہتے ہیں۔ پس عالم غیب کہنے سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم معبود نہیں مانتے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ شرک سے مراد صفات الٰہیہ سے کسی کو متصف کرنا شرک ہے تو یہ سراسر کج فہمی و جہالت ہے کیونکہ خدا بھی سُننے والا ہے بندہ بھی سننے والا ہے خدا بھی دیکھتا ہے بندہ بھی دیکھتا ہے۔ پس اس طرح سے اگر شرک بنجاتا ہے تو پھر توحید کا نام دنیا میں نہیں مل سکتا۔

اگر کہا جائے کہ علم غیب خاص صفت ہے اللہ تعالےٰ کی تو اس پر یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ صرف علم غیب ہی اللہ تعالےٰ کی ایک صفت قدیمہ ہے جو کہ خاص کہلائی جائے اور کیا اُس کی باقی تمام صفات حادث ہیں کہ اُن کو علم کہا جائے عام صفات اور خاص صفت کا فرق تو تب ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کی کسی ایک صفت کو بھی حادث جانے وہ ملحد۔ زندیق اور کافر ہے۔ کیونکہ اُس ذات واجب الوجود کی ذات اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے یعنی مُبرّا و منزّہ از حدوث و تغیّر و زوال۔ پس جبکہ اُس کی ذات قدیم اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے تو لازم ملزوم اُسکی تمام صفات اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہیں۔ کیونکہ صفات کی بابت مسلّمہ مسئلہ ہے کہ وَلَا عَیْنُ اللّٰہِ وَلَا غَیْرُ اللّٰہِ۔

بعض جاہل نافہم لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی کسی صفت میں بھی اُسکے رسولؐ کو شریک نہ کرنا چاہیئے۔ تو یہ اُنکی سراسر حماقت و جہالت کا اظہار ہے۔ کیونکہ خود اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں رسولؐ کو اپنی صفات سے متصف فرماتا ہے وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پارہ واعلموا سورہ التوبۃ رکوع ۱۰) ترجمہ۔ اور نہیں عناد کیا اُن لوگوں نے مگر صرف اسلیئے کہ اللہ اور اُسکے رسولؐ نے اُنکو غنی کر دیا اپنے فضل سے۔ اب بلحاظ قواعد صرف ملاحظہ ہو کہ مذکورۂ بالا آیت شریف میں اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ یعنی اللہ اور اُسکا رسول دونوں فاعل ہیں فعل اغنا کے پس بحالت فاعل اللہ اور اُس کا رسولؐ بھی دونوں مغنی ہوئے۔ یعنی موصوف بصفت غِنا۔ نیز مِنْ فَضْلِهٖ پر تدبّر و غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا فضل اور اُسکے رسولؐ کا فضل ایک ہی ہے یعنی یہ بات

نہیں ہے کہ اللہ نے زیادہ غنی کیا اور اُس کے رسول ﷺ نے اللہ سے کم غنی کیا اگر دونوں کے فضل کے مابین تفریق ہوتی تو بجائے مِنْ فَضْلِہٖ کے مِنْ فَضْلِهِمَا واقع ہوتا۔ یعنی بجائے ضمیر واحد غائب کی ضمیر تثنیہ غائب لائی جاتی۔ کیونکہ فعل اغنا میں اللہ و رسولہٗ دونوں فاعلان تثنیہ ہیں پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ بذاتہٖ صفت غنا سے موصوف ہے اور اُسکا رسول اُسکی عطاء سے صفت غنا کے ساتھ متصف ہے۔ کیا مُغنی صفات ذات الٰہیہ پر نہیں دلالت کرتا؟ پس جبکہ اس آیتِ شریفہ سے صفت غنا میں اللہ کا اپنے ساتھ اپنے رسولؐ کو بعطاء خود شریک فرمانا ثابت ہو رہا ہے تو پس نتیجہ یہ نکلا کہ بعطاءِ الٰہی رسولؐ کو متخلق باخلاق اللہ و متصف بصفات اللہ ماننے سے کوئی شرک شرعی عائد نہیں ہوتا۔ شرک کی تعریف اور تشریح صفحہ ۱۴ پر مرقوم ہے۔ اسی طرح دیگر آیات شریفہ میں بھی رسولِ اکرمؐ کا متصف بصفات اللہ ہونا بیّن طور پر ثابت ہے مثلاً لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (پارہ یعتذرون سورۃ التوبۃ رکوع ۱۶) یعنی البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایسا رسولؐ جو تم میں ہی سے ہے۔ اور جس پر شاق گزرتا ہے جو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تمہارے فائدے اور بہبودی و بہتری کا از حد حریص ہے۔ اور مومنوں پر رؤف و رحیم ہے۔ یعنی از حد مہربان ہے۔ پس اب غور اور انصاف کی جگہ ہے کہ رؤف اور رحیم اللہ تعالےٰ کے اسماء صفاتیہ ہیں۔ پس اس آیت شریف سے عیاں طور پر رسول اکرمؐ کا متصف بصفات اللہ ہونا ثابت ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ہے تمام عالم کے لیے اُسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب پاکؐ کو بھی کمال صفت رحم یا رحمت سے متصف کر کے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

یعنی کل جہانوں کے لیے رحمت فرمایا۔ ہر شے کی ربوبیت یعنی پرورش کے لیے رحم یا رحمت کا ہونا لازم ہے پس رحمت و ربوبیت لازم و ملزوم ہوئیں۔ پس اُس حبیب یکتا فخر عالمین و عالمیان کی شان اعلےٰ اور ارفع بموجب حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ہے۔ ترجمہ۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ مراد یہ ہے کہ اگر حضور نہ ہوتے تو اللہ تعالےٰ خلق کو پیدا نہ کرتا۔

دوسری حدیث قدسی۔ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ۔ ترجمہ۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔ پس اگر اللہ تعالےٰ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو اللہ تعالےٰ کی رُبوبیت کا ظہور ہی نہ ہوتا اور جب اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کا ہی ظہور نہ ہوتا تو اُسکی کسی صفت کا بھی اظہار نہ ہوتا۔ نہ تخلیق ہوتی نہ مخلوق ہوتی۔ پس مدلل طور پر ثابت ہوا کہ حضور رسول اکرم اللہ تعالےٰ کے فضل عظیم سے آئینہ جمیع الصفات الٰہیہ ہیں۔ اور حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ اور حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِيًّا اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ (یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے حُب کی اپنی معرفت کی یعنی میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے خلقت کو پیدا کیا تاکہ میں پہچانا جاؤں) کو باغور و تدبر مدِ نظر رکھتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود مجسم کمال حب معرفت ذات الٰہیہ ہے پس اللہ تعالےٰ کے فضل عظیم سے آپ جمیع الصفات الٰہیہ کمالیہ کے آئینہ ہیں۔ اور تحمید و جمیع محامد آپ ہی کو زیبا ہیں۔ اسی لیے آپکا اسم مبارک کلام اللہ میں اَحْمَدُ بروزن اَکْبَرُ مرقوم ہے۔ اَحْمَدُ تفضیل کل ہے حَمِیْدٌ کا جس کے معنی ہیں قابلِ حمد یا حمد کیا گیا یعنی تعریف کیا گیا۔ اور

اکبرؔ تفضیل کُل ہے کبیرؔ کا۔ تعریف باب تفعیل کے وزن پر ہے اور تعرّف باب تفعّل کے وزن پر ہے پس جو صحیح الیقین۔ خوش اعتقاد و خوش نصیب، مومن مسلمان حضورؐ کی شان اور مرتبہ پہچان کر حضورؐ کی تحمید و تعریف کرتا ہے وہ لاشک وللریب اللہ تعالےٰ کی معرفت و تعرّف سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ کلام اللہ سے رسول اکرمؐ کا متصف بصفات اللہ ہونا مدلّل طور پر ثابت ہو چکا ہے حضورؐ کو متصف بصفات الٰہیہ ماننے سے کوئی شرکت فی الذات نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس امر کے لیئے کتاب مسلّم شرح عقائد کا مسئلہ بھی صفحہ ۱۴۲ پر نقل کر دیا گیا ہے۔ اور اس مسئلہ سے شرک کی تشریح بخوبی کر دی گئی ہے۔ پس اب ایک مثال عقلیہ دفع وہم شرک کے لیئے پیش کیجاتی ہے کہ جب لوہے کو آگ میں قائم النار کر لیا جاتا ہے تو آگ کی صفتیں ضیاء اور حرارت لوہے کے اندر آجاتی ہیں پس اب جو کام جلانے وغیرہ کا آگ کرتی ہے وہی لوہا بھی کرتا ہے لہٰذا اگرچہ لوہا صفات النار میں بالکل ہم اثر و ہم رنگ ہو گیا ہے لیکن اہل فہم لوہے کو آگ ہرگز نہ کہیں گے کیونکہ لوہے کی اپنی ذات بھی تو موجود ہے پس اسی طرح رسولِ اکرمؐ کو باوجود متصف بصفات اللہ مانتے ہوئے ہم حضورؐ کو معبود ہرگز نہیں مانتے ہیں۔ کیونکہ معبود یا اللہ ذات واجب الوجود کا خاص نام ہے۔

دوم۔ غیب کی تعریف غیب کی تعریف تفسیر کبیر میں تحت آیت یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اس طرح مرقوم ہے قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ الْمُفَسِّرِیْنَ اِنَّ الْغَیْبَ هُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ غَائِبًا عَنِ الْحَاسَّةِ ثُمَّ هٰذَا الْغَیْبُ یَنْقَسِمُ اِلٰی مَا عَلَیْهِ دَلِیْلٌ وَاِلٰی مَا لَیْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلٌ یعنی جمہور مفسرین کا یہ قول ہے کہ غیب وہ شئی ہے جو قوت حاسّہ[1] سے

[1] قوت باصرہ۔ قوت سامعہ۔ قوت شامہ۔ قوت ذائقہ و قوت لامسہ یعنی حواس خمسہ دیکھنا سننا سونگھنا۔ چکھنا۔ چھونا۔ یہ پانچوں ہوش ظاہری قوت حاسّہ میں داخل ہیں ۱۲

غائب ہو۔ پھر یہ دو حالت پر منقسم ہے ایک وہ غیب کہ جس پر دلیل ہو۔ دوسرا وہ غیب کہ جس پر دلیل نہ ہو۔

پھر آگے چل کر صاحب تفسیر کبیر اسی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں فَاِنْ قِیْلَ اَفَتَقُوْلُوْنَ الْعَبْدُ یَعْلَمُ الْغَیْبَ اَمْ لَا قُلْنَا قَدْ بَیَّنَّا اِنَّ الْغَیْبَ یَنْقَسِمُ اِلٰی مَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ وَاِلٰی مَا لَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ فَھُوَ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی عَالِمٌ بِہٖ لِذَاتِہٖ لَا غَیْرُہٗ وَاَمَّا الَّذِیْ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ فَلَا یُمْنَعُ اَنْ نَّقُوْلَ نَعْلَمُ مِنَ الْغَیْبِ مَا لَنَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ۔ یعنی پس اگر کہا گیا تو تم دریافت کرنے لگو گے کہ بندہ بھی غیب جانتا ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا کہ تحقیق ہم بیان کر چکے کہ بیشک غیب منقسم ہے۔ مَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ وَمَا لَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ کی طرف۔ پس وہ سبحانہ تعالیٰ عالم بالذات لا غیرہٗ ہے (وَمَا عَلَیْہِ دَلِیْلٌ) اور وہ غیب کہ جس پر دلیل ہے پس نہیں منع کیا جاتا ہے کہ ہم کہیں کہ ہم غیب با دلیل جانتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ علم غیب بالذات یعنی بلا دلیل اور علم غیب بالعرض یعنی با دلیل میں صرف قدیم و حادث کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے اور انبیاءؑ کا علم حادث۔ قدیم وہ ہے کہ جو خود بخود ہو اور حادث وہ ہے کہ جو خود بخود نہ ہو بلکہ فضل ربی و عطاء ربی سے ہو۔

غیب کی تعریف اور اسکے اقسام کو مشرح طور پر واضح کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی تشریح کر دی گئی ہے کہ علم غیب کا اطلاق بندہ کے لئے بھی ہوتا ہے اور یہ اطلاق شریعت حقہ کی جانب سے ممنوع نہیں کیونکہ مسلم کتاب تفسیر کبیر سے اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے پس باوجود اس مسئلہ کو اس قدر

واضح کرنیکے بھی جو جاہل کج فہم ناعاقبت اندیش اشخاص نہ سمجھیں تو یہ اُنکی کور باطنی کا صاف ثبوت ہے اور وہ لوگ مصداق ہیں کلام ربانی کے اس قول کے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ پارہ الٓمٓ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۔ ترجمہ۔ ان لوگوں کے دلوں میں مرض ہے پس اللہ تعالےٰ نے انکے مرض کو اور زیادہ کر دیا۔

قرآن مجید میں جہاں کہیں غیب کی تخصیص خداوند کریم نے اپنی لیئے کی ہے اُس سے غیب استقلالی بالذات یعنی غیب بلا دلیل مراد ہے۔ اور جہاں کہیں غیب کی تخصیص حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرمائی ہے اُس سے غیب با دلیل یعنی غیب بالعرض مراد ہے۔ کیونکہ مفسرین جمہور نے غیب کی دو قسم فرمائی ہیں جنکو کہ صفحہ ۱۸ و ۱۹ پر واضح کر دیا گیا ہے۔ اب میں اللہ تعالےٰ کے غیب استقلالی بالذات یعنی غیب بلا دلیل۔ اور حضور رسول اکرمؐ کے غیب بالعرض یعنی غیب با دلیل کے اثبات میں آیات کلام اللہ با تفاسیر پیش کرتا ہوں۔

صاحب تفسیر خازن جلد دوم کے صفحہ ۷۸ پر تحت آیت شریفہ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ (پارہ قال الملا سورۃ الاعراف رکوع ۲۳ یعنی اگر میں بغیر اعلام اللہ تعالےٰ غیب جانتا تو البتہ میں خود بخود ہی بہت سی نیکیاں جمع کر لیتا) اس طرح ارقام فرماتے ہیں فَاِنْ قُلْتَ قَدْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُغَيَّبَاتِ وَقَدْ جَاءَتْ اَحَادِيْثُ فِی الصَّحِيْحِ بِذٰلِكَ وَهُوَ مِنْ اَعْظَمِ مُعْجِزَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ الْجَمْعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْلِهٖ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ قُلْتُ

نوٹ علم غیب اور اقوال مفسرین

یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی سبیل التواضع والادب۔ ترجمہ۔ پس اگر تو کہے کہ حضرت نے تو بہت سی غیب کی باتیں بتائی ہیں۔ اور بہت سی احادیث صحیحہ اس بارے میں آچکی ہیں۔ اور یہی تو ایک بڑا معجزہ حضرت کا ہے۔ پس ان احادیث صحیحہ میں اور آیت شریفہ "ولو کنت اعلم الغیب" میں موافقت کس طرح ہو سکے۔ اس کا جواب یوں ہے کہ حضرت نے "ولو کنت اعلم الغیب" بسبیل تواضع وادب کہا۔ پس اے زلہدان خشک مغز کلام اللہ کی آیات شریفہ کو ہمیشہ بالتفاسیر مسلمہ ذہن نشین رکھو تاکہ تم کو حضور کی علو شان اور عین کمال معلوم ہو جائے اور تمہارے ایمانوں میں جو خلل اور فتور پڑا ہوا ہے وہ کافور ہو جائے۔ اور تم صحیح الاعتقاد راسخ الیقین اور سلیم الایمان مومن بنجاؤ۔ غور اور انصاف اور تدبر ہونا چاہیئے کیونکہ تفسیر آیت مذکورہ بالا سے تو اس عبد یکتا حبیب بےمثل کا علم غیب ثابت ہونے کے علاوہ حضور کا کمال عبودیت بھی ظاہر ہوتا ہے کہ باوجود حضور فخر کونین کامل۔ مکمل۔ اکمل بجمیع الصفات کمالیہ الٰہیہ بفضل عظیم ربانی ہوتے ہوئے اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے رب الارباب یعنی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں تواضع وادب بلحاظ مرتبہ عبودیت ظاہر کرتے ہیں اور حکم باریتعالےٰ سے اعراض وانحراف نہیں کرتے جیسا کہ شیطان رجیم محروم از مرتبہ عبودیت سے اعراض وانحراف سرزد ہوا۔

دوسری جگہ صاحب تفسیر خازن جلد دوم صفحہ ۱۶ میں آیت شریفہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب (پارہ واذا سمعوا سورۃ الانعام رکوع ۵۔ یعنی اے رسول آپ کہدیں کہ میں تم کو نہیں کہتا ہوں

کہ میرے پاس خدا کے خزانے میری اپنی ذاتی ملکیت ہیں۔ نہیں وہ تو عطاءِ ربی یعنی اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے ہیں۔ اور میں بذات خود غیب نہیں جانتا۔ میں تو باعلام اللہ تعالےٰ یعنی علمِ خداداد سے غیب جانتا ہوں) کے تحت میں لکھتے ہیں۔ وَاِنَّمَا نَفٰی عَنْ نَفْسِہِ الشَّرِیْفَۃِ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءَ تَوَاضُعًا لِلّٰہِ تَعَالٰی وَاعْتِرَافًا بِالْعُبُوْدِیَّۃِ یعنی حضرت رسول مقبولؐ نے اُن اشیاء کی اپنی ذاتِ پاک سے محض اسلئے نفی فرمائی کہ اُن کو بارگاہِ خداوندی میں تواضع مقصود تھی۔ اور نیز اپنی عبودیت کا اقرار۔ پس اس تفسیر سے نتیجہ عیان و ہویدا ہوا کہ حضورؐ باعلام اللہ تعالےٰ علمِ غیب سے متصف ہیں۔ اور چونکہ حضورؐ مرتبۂ عبودیت میں یکتا ہیں۔ اس لئے باوجود جامع کمالات و جامع العلوم ہوتے ہوئے بھی حکم باریتعالےٰ سے اعراض و انحراف یعنی انکار نہ کیا۔ اور شیطان رجیم کو مرتبۂ عبودیت سے حصہ ہی نہ ملا تھا اس لئے اُسنے محض اپنی خلقت ناری پر نازاں و فاخر ہو کر بموجب آیت شریف کلام اللہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ط (پارہ ولو اننا سورۃ الاعراف رکوع ۲۔ ترجمہ۔ تونے پیدا کیا مجھ کو آگ سے۔ اور پیدا کیا اُس کو یعنی آدم علیہ السلام کو مٹی سے) مردود ہوا۔ اور بوجہ نافرمانی رب مرتبۂ عبودیت سے محروم ہوا۔ اور ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ ہوا۔

تیسری جگہ صاحب تفسیر خازن جزو سابع صفحہ ۱۸۰ مطبوعہ مصر تحت آیت شریفہ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ط (پارہ عم سورۃ التکویر۔ اور وہ یعنی حبیب اکرمؐ غیب بتانے پر بخل نہیں کرتا) اس طرح ارقام فرماتے ہیں وَمَا ھُوَ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم عَلَی الْغَیْبِ۔ اَیَ الْوَحْیُ وَخَبَرُ السَّمَاءِ وَمَا اُطْلِعَ عَلَیْہِ مِمَّا کَانَ غَائِبًا عَنْہُ مِنَ الْاَنْبَاءِ وَالْقَصَصِ

بِضَنِيْنٍ ۚ يُبَخِّلُ - يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَأْتِيْهِ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُبَخِّلُ بِهٖ عَلَيْكُمْ بَلْ يُعَلِّمُكُمْ وَيُخْبِرُكُمْ بِهٖ وَلَا يَكْتُمُهٗ كَمَا يَكْتُمُ الْكَاهِنُ مَا عِنْدَهٗ حَتّٰى يَأْخُذَ عَلَيْهِ حُلْوَانًا - یعنی فرماتا ہے اللہ تعالےٰ بیشک آتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب پس وہ نہیں بخل کرتے ہیں اُس کے ساتھ تم پر۔ بلکہ تم کو بھی سکھلاتے ہیں۔ اور تمکو بھی اُس سے خبردار کرتے ہیں۔ اور نہیں چھپاتے ہیں اُس کو جیسے کہ چھپاتا ہے جادوگر اپنے پاس یہانتک کہ لیوے جادوگر اُس پر دلّال کی اُجرت۔

پس اے جاہلان خشک مغز و علماء بے ادب۔ بدنصیب تمکو اپنی اس تدا عقیدہ سے باز آنا چاہیئے اور اللہ تعالےٰ سے تائب ہونا چاہیئے۔ غور اور انصاف کی نظر سے دیکھو کہ آیت متذکرہ بالا کی تفسیر کے ضمن میں صاحب تفسیر خازن نے یَقُوْلُ اِنَّهٗ يَأْتِيْهِ عِلْمُ الْغَيْبِ الخ میں بالکل مبین و عیاں طور پر علم غیب کا اطلاق شان رسول اکرمؐ کے لئے ثابت کیا ہے جبکہ برہان مبین سے رسول کریمؐ کی صفت علم غیب عیان و آشکارا ہے۔ تو رسول اکرم فخر کونینؐ کو عالم الغیب ضرور کہنا چاہیئے کیونکہ صفت موصف۔ علت۔ معلول۔ لازم۔ ملزوم ہرگز جدا نہیں ہوا کرتے پس حضورؐ باعلام اللہ تعالےٰ متصف بصفت علم غیب ہوتے ہوئے عالم الغیب ہیں۔

چوتھی جگہ صاحب تفسیر خازن جزو سابع مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۶ پر تحت آیۃ شریفہ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پارہ تبٰرک الذی سورۃ الجن رکوع ۲۔ یعنی اللہ تعالےٰ جاننے والا ہے غیب کا۔ پس وہ نہیں مسلط فرماتا ہے اپنے غیب پر کسی کو بھی سوائے اُس رسول کے جس سے کہ وہ راضی ہوا) اِس طرح ارقام فرماتے ہیں عٰلِمُ الْغَيْبِ اَیْ هُوَ عَالِمُ مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ یعنی اللہ تعالےٰ جاننے والا ہے اُن تمام

اشیاء پوشیدہ کا جو بندوں کی نظر سے غائب ہیں۔ فَلَا یُظْهِرُ۔ اَیْ فَلَا یُطْلِعُ یعنی وہ نہیں آگاہ کرتا ہے۔ عَلٰی غَیْبِهٖ۔ اَیِ الْغَیْبُ الَّذِیْ یَعْلَمُهٗ وَالْمُنْفَرِدُ بِهٖ۔ یعنی وہ غیب جسکو کہ وہ خود جانتا ہے اور ایک ایک اُس غیب سے علیحدہ ہوا۔ اَحَدًا۔ اَیْ مِنَ النَّاسِ۔ یعنی انسانوں میں سے ثُمَّ اسْتَثْنٰی فَقَالَ تَعَالٰی پھر استثنے کیا پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی مَنْ یَّصْطَفِیْهِ لِرِسَالَتِهٖ وَنُبُوَّتِهٖ فَیُظْهِرُهٗ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنَ الْغَیْبِ حَتّٰی یَسْتَدِلَّ عَلٰی نُبُوَّتِهٖ بِمَا یُخْبِرُ بِهٖ مِنَ الْمُغَیَّبَاتِ فَیَکُوْنُ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لَّهٗ وَاٰیَةً دَالَّةً عَلٰی نُبُوَّتِهٖ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ یعنی سوائے اُس انسان کے کہ جسکو اُسکی رسالت اور نبوت کے ساتھ قبول فرمالیتا ہے اور تمام انسانوں میں سے کسی انسان پر بھی اپنا غیب ظاہر نہیں کرتا ہے تاکہ یہ اُس کا اظہار غیب یعنی علم غیب عطائی اُس کی نبوت پر استدلال ہو جائے جس کے ساتھ یعنی علم غیب کے ساتھ وہ پوشیدہ اشیاء کی بات خبر دیتا ہے فَیَکُوْنُ (ذٰلِكَ)۔ پس یہ علم غیب ہو جاتا ہے۔ اُس کا ایک معجزہ۔ اور آیت دَالَّةً یعنی نشانی دلالت کرنیوالی۔ اُسکی نبوت پر علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ پس تفسیر مرقومہ مذکورہ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا علم غیب صریحًا اور واضح طور پر عیاں ہے۔

اب بلحاظ قواعد زباندانی آیت مذکورہ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ کی ترکیب کو ملاحظہ کریں کہ اس میں مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی رسول مرتضےٰ استثنے متصل ہے جو کہ اَحَدًا من النّاس میں داخل تھا۔ مگر اِلَّا کے ساتھ اَحَدًا من النّاس سے جُدا ہو گیا۔ اور نفی اظہار عَلٰی غَیْبِهٖ کا حکم جو اَحَدًا

من الناس پر جاری تھا اُس سے مستثنےٰ ہو گیا۔ پس مستثنےٰ ہو کر مختص یعنی مخصوص ہو گیا۔ اب بنظر غور و انصاف دیکھنا چاہیئے کہ مخصوص مِنْ اِرْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی رسول مرتضےٰ کی خصوصیت کس ضمن میں ہوئی۔ رسولِ مرتضےٰ کی تخصیص علیٰ غَیْبِہٖ کے ضمن میں ثابت ہو چکی ہے کیونکہ علیٰ غَیْبِہٖ کے ضمن میں اَحَدًا من الناس کی نفی ثابت ہو چکی ہے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ غَیْبِہٖ سے مراد کیا ہے۔ غیب کے ساتھ ضمیر ہٗ مضاف الیہ ملحق ہونے سے غَیْبِہٖ کے معنی ہوئے اُس کا خاص غیب یعنی اللہ تعالےٰ کا اپنا خاص علم غیب۔ پس اس ترکیب کی بحث کے نتیجہ سے و نیز تفسیر مذکورہ مرقومہ صفحہ ۲۳ و ۲۴ سے یہ خصوصیت اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔ یعنی آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا خاص علم غیب اپنے رسول مرتضےٰ ہی کو عطا فرما کر اپنے خاصہ یعنی صفت سے مخصوص و متصف فرمایا۔ اور اپنی جمیع مخلوق میں سے کسی اور نبی یا ولی کو بھی اپنا یہ خاص علم غیب عطا نہ فرمایا غَیْبِہٖ اور عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ کا مفہوم سلیم النظر اور سلیم الفطرت اشخاص کے فہم میں بعینہٖ ایک ہے پس جبتک کہ خاتم النبیین ﷺ کو مرتبہ کمل و اکمل میں اللہ تعالیٰ نے حضور رسول مرتضےٰ ﷺ کی تکمیل نہ فرمائی تھی اُس وقت تک اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بھی آیت شریفہ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ (پارہ وَاِذَا سَمِعُوْا سورۃ الانعام رکوع ۷ ترجمہ اُسکے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو کہ سوائے اُس کے اور کوئی نہیں جانتا) کے تحت میں رکھا لیکن جب اللہ تعالےٰ نے اپنی کمال محبت کے ساتھ اپنے حبیب پر اپنا فضل عظیم فرمایا تو حضور پر اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنا ایک بھی علم غیب ماکان و مایکون کا پوشیدہ

نہ رکھا اور آپ کو کسی شے اور اُس کی حقیقت سے بھی لاعلم نہ رکھا بلکہ اپنے اس فضل عظیم کے باعث اُس تقدس و تعالےٰ نے اپنے غیب کی تمام کنجیاں اپنے حبیب کو عطا فرما کر بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم یعنی ہر شے کا جاننے والا بنایا۔ اور آیت شریفہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (پارہ ۵ المحصنٰت سورۃ النساء رکوع ۱۷۔ ترجمہ۔ اور سکھایا تجھ کو جو کچھ کہ تو نہ جانتا تھا۔ اور اللہ کا فضل عظیم تیرے اوپر ہے) کا مصداق ٹھیرایا۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے تمام اشیاء پوشیدہ کا علم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھا دیا۔ جن کو کہ آپ نہ جانتے تھے۔ اور اس قدر علم عطا کیا کہ آپ کو کسی شے سے بھی لاعلم نہ رکھا۔ اگر اللہ تعالےٰ حضورؐ کو کسی ایک شے سے بھی لاعلم رکھتا تو اس آیت مذکورہ کے صحیح معنے ہی نہ ہو سکتے تھے اور آیت مذکورہ غلط ثابت ہوتی جسکے باعث کلام الٰہی میں نقص عظیم واقع ہوتا۔ پس اسی فضیلت علمی کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

علاوہ ازیں علماء متقدمین۔ محققین۔ مدققین۔ لوح و قلم کے علم کو حضور رسول اکرمؐ کے علوم کلیہ خداداد کا جزو قرار دیتے ہیں چنانچہ قصیدہ بردہ شریف مصنفہ علامہ اجل امام ابو عبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ۞ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی اے رسولؐ یہ سب کائنات یعنی دنیا و آخرت آپ کی سخاوت و عنایت کا ایک جزو یا شمہ ہے۔ اور علم لوح و قلم یعنی علم غیب ماکان و سیکون آپکے علوم کلیہ کا ایک جزو ہے۔

ثبوت علم غیب از اقوال اجماع امت

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ ۚ وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمٍ

یعنی خدائے تعالٰے نہایت بزرگ ہے اور وحی اپنے کسب و کمال سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ داوۂ الٰہی ہے۔ اور اگر نبی کو علمِ غیب سے متصف کیا جائے تو یہ کوئی تہمت نہیں ہے بلکہ برحق ہے۔

مولٰنا ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری۔ زبدہ شرح بردہ میں ارقام فرماتے ہیں تَوْضِیْحُہٗ اَنَّ الْمُرَادَ بِعِلْمِ اللَّوْحِ مَا اُثْبِتَتْ فِیْہِ مِنَ النُّقُوْشِ الْقُدْسِیَّۃِ وَالصُّوَرِ الْغَیْبِیَّۃِ وَبِعِلْمِ الْقَلَمِ مَا اُثْبِتَ فِیْہِ کَمَا شَاءَ وَالْاِضَافَۃُ لِاَدْنٰی مُلَابَسَۃٍ وَکَوْنُ عِلْمِہِمَا مِنْ عُلُوْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُلُوْمَہٗ تَتَنَوَّعُ اِلَی الْکُلِّیَّاتِ وَالْجُزْئِیَّاتِ وَحَقَائِقِ وَدَقَائِقِ وَعَوَارِفِ وَمَعَارِفِ تَتَعَلَّقُ بِالذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَعِلْمُہُمَا اِنَّمَا یَکُوْنُ سَطْرًا مِّنْ سُطُوْرِ عِلْمِہٖ وَنَہْرًا مِّنْ بُحُوْرِ عِلْمِہٖ ثُمَّ مَعَ ہٰذَا مِنْ بَرَکَاتِ وُجُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی توضیح اُسکی یہ ہے کہ لوح کے علوم سے مراد نقوش قدس و صور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزّوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھا۔ اور ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنٰے علاقے یعنی محلیّت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں اُن کا علمِ محمدی کا ایک جزو ہونا اس لیئے ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلّم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلّیہ و علوم جزئیہ و علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور وہ معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت رب العزت جلّ جلالہ سے متعلق ہیں

اور لوح و قلم کے۔ جملہ علوم۔ علوم محمدیہ کی سطروں میں سے ایک سطر اور اُن کے علم کے سمندروں میں سے ایک نہر ہے۔ پھر یہ سب حضورؐ ہی کے وجود کی برکت سے تو ہیں۔ پس غور و انصاف کا مقام ہے کہ مولینا ملا علی قاریؒ جیسے علامہ محقق مدقق تو لوح و قلم کے علم یعنی علم غیب مَاکَانَ وَسَیَکُوْنُ از ابتدائے خلق تا ابد الآباد کو حضورؐ کے علوم کلیہ کا ایک جزو مرقوم فرماویں اور یہ بدعقیدہ منکرین۔ مریض القلب اسی بنا پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے ہیں کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہؐ کے لیے روز اوّل سے تا روز آخر تمام علم غیب مَاکَانَ وَ مَایَکُوْنُ تفصیلی مانا جاتا ہے۔

علامہ شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ اپنی مشہور تصنیف کردہ حضرت رسول کریمؐ کی سوانح عمری موسومہ مدارج النبوۃ کی تمہید عجیب نفاست سے شروع کرتے ہیں واقعی تمہید میں اس طرح کی حمد و نعت کرنا آپ ہی کا حق ہے۔ جو کہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ ایں کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد و ثنائے الٰہی است تعالےٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبۂ کبریائی خود بداں خواندہ و ہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی است صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ وے سبحانہ او را بداں تسمیہ و توصیف نمودہ۔ یعنی وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے۔ اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اور یہ اسماء و کلمات اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا پر مشتمل ہیں اور وہ خدا بلند اور مقدس ہے کہ جس نے خود ان الفاظ سے اپنی بزرگی کا خطبہ قرآن مجید میں پڑھا ہے۔ نیز یہی الفاظ حضرت رسول کریمؐ کی نعت و وصف کو بھی شامل ہیں۔ کیونکہ اُس خدائے پاک نے ان اوصاف سے حضرت کو متصف

فرمایا۔ اور لکھتے ہیں "وے صلے اللہ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات الٰہی و احکام و صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن۔ اوّل و آخر احاطہ نمودہ بمصداق فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ شدہ" یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم داناہیں تمام اشیاء کے خدا کی تمام شانوں اور حکموں اور اُس کی تمام صفتوں اور اُس کے تمام اسماء اور اُس کے تمام نشانوں یعنی تمام مخلوقات کے ماہر ہیں۔ اور آپ نے تمام علوم ظاہر و باطن اوّل و آخر کو احاطہ کر لیا اور آپ مصداق فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ کے ہوئے۔ یعنی ہر صاحب علم پر ایک عالم زیادہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ہمارے حضرت تمام عالم کے علماء سے فائق ہیں۔

علامہ محقق مدقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رح اپنی اسی کتاب مدارج النبوۃ میں حضور رسول کریم پر درود بھیجنے کا طریق ارقام فرماتے ہیں "ذکر کن او را و درود بفرست بروے صلے اللہ علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر است پیش تو در حالت حیات و می بینی تو او را متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا۔ بدانکہ وے صلے اللہ علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا۔ زیرا کہ وے صلے اللہ علیہ وسلم متصف است بصفات الٰہیہ" یعنی اُس نبی پاک کو یاد رکھ اور اُسپر درود شریف بھیج۔ اور بر وقت درود شریف پڑھنے کے اس طرح ہو کہ گویا جناب نبی پاک حاضر ہیں تیرے سامنے جیسے کہ حیات میں ہیں۔ اور تو اُن کو دیکھ رہا ہے بحالت ادب و تعظیم و ہیبت و حیا اور جان تو اس بات کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متصف ہیں صفات باری تعالےٰ سے۔

خاتم المحدثین علامہ مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر عزیزی پارہ عمّ سورۃ الم نشرح۔ تحت آیۂ شریفہ وَرَفَعْنَا لَكَ

ذِکْرَکَ (ترجمہ۔ اور بلند کیا ہم نے آپکے واسطے آپ کے ذکر کو)۔ اس طرح ارقام فرماتے ہیں۔ "جامعیت کمالات ترا (نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) میسر شد کہ ظل مرتبۂ الوہیت گشتی و بایں جامعیت منفرد و طاق برآمدی" یعنی اے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو تمام کمالات بتمامہا حاصل ہو گئے یہاں تک کہ آپ صفات ذات الٰہیہ کے ظل یعنی مظہر اتم ہو گئے اور اس جامع صفات کی وجہ سے آپ طاق و منفرد ہو گئے۔ یعنی آپ کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔ جائے انصاف ہے کہ جب ایسے کامل علامہ محقق مدقق جو خاتم المحدثین ہو۔ اپنی تفسیر میں حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جامع الصفات الٰہیہ مرقوم فرمائیں تو بھلا اب علم غیب کی صفت حضرتؐ کی ذات پاک سے کب جدا رہی۔ پس حضرتؐ عالم الغیب وَکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ باعلام اللہ تعالےٰ ہیں۔ لاشک ولا ریب۔ جو شک کرے خدا تعالےٰ اُس کو اچھی طرح سمجھے۔ اور اُس کے دین و ایمان کی اصلاح کرکے ہدایت فرمائے۔ آمین۔

افضل المحققین۔ قدوۃ المحدثین۔ عالم برحق مولینا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح اپنی کتاب مدارج النبوۃ مطبوعہ افضل المطابع دہلی صفحہ ۱۹۲ میں وصل و رویت الٰہی کو معراج شریف کے قصہ میں حضرتؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اُس میں سے صرف علوم ثلثہ درج ذیل کرکے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ "پس داد مرا علم اولین و آخرین و تعلم کرد انواع علم را۔ علمے بود کہ عہد گرفت از من کتمان آں را کہ با ہیچکس نہ گویم و ہیچ کس طاقت آں ندارد جز من۔ و علمے بود۔ دیگر کہ مخیر گردانید در اظہار و کتمان آں۔ و علمے بود کہ امر کرد مرا بہ تبلیغ آں بخاص و عام از امت من" یعنی پس مجھ کو خداوند تعالےٰ

نے علمِ اولین و آخرین عطا کیا۔ اور طرح طرح کے علم مجھ کو سکھلائے۔ ایک تو وہ علم تھا کہ جسکی بابت مجھ سے عہد لیا کہ میں کسی کو نہ بتاؤں۔ اور میرے سوا اور کوئی بھی اُسکے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ دوسرے وہ علم کہ جس کی بابت مجھے اختیار دیا گیا خواہ میں ظاہر کروں یا پوشیدہ رکھوں تیسرا وہ علم کہ جس کی تبلیغ کا مجھے خاص و عام امت کے لئے حکم ہوا۔ پس خمسۃ الغیوب یعنی اشیاء خمسہ کا علم ان مذکورۂ بالا علوم معراج میں سے نمبر ایک کی قسم کا علم ہے۔ جس کے ثبوت کے لیئے حدیث معراج فَعَلِمْتُ بِهَا مَا كَانَ وَسَيَكُوْنُ (یعنی پس میں نے جان لیا تمام۔ جو کچھ کہ زمانۂ ماضی میں ہوا۔ اور تمام جو زمانۂ حال میں! اور تمام جو زمانۂ مستقبل میں ہونیوالا ہوگا) اظہر من الشمس یعنی آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔

مگر افسوس یہ ہے کہ باوجود مبرہن ہونے مسئلہ علم غیب کے ایک جاہل مطلق نے رسالہ چار ورقی صفحہ ۶ کی عبارت میں آیۃ شریفہ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ کو تحریر کرتے ہوئے اپنے عقائد فاسدہ کا اظہار کیا ہے کہ بموجب فرمان خداوندی جو آپ پر نازل ہوا تھا وہ آپ نے دوسرے لوگوں کو بتلا دیا تو ساری امت محمدیہ عالم الغیب ہو جائے گی۔ اور خصوصیت و فضیلت حضرت رسول اکرمؐ کا منکر ہوا ہے تو کیا اُس کی اس کج فہمی کے باعث امت مرحومہ اسرار مقطعات کلام اللہ پر بھی آگاہ و واقف ہوگئی ہے۔ بلکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اور جو ایسا عقیدہ

رکھے وہ جاہل مطلق اور زندیق ہے۔ کیونکہ اسرار مقطعات قرآنیہ کی
بابت الفاظ متفقہ اجتماعیہ امت مرحومہ یہ ہیں اِنَّهَا سِرٌّ بَيْنَ اللّٰهِ
وَبَيْنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی بیشک وہ (مقطعات
قرآنی) راز ہیں اللہ تعالےٰ اور اُسکے نبیؐ کے درمیان بلا شک و شبہہ
خصوصیت اُس رسول عربی فداہ اُمّی و ابی کیلئے ہے لیکن اس امر کے سمجھانیکے
لیئے ایک مثال پیش کیجاتی ہے۔ مثلاً۔ بہت سے اشخاص ہیں کہ جو صرف
جغرافیہ (یعنی روئے زمین کے ملکوں کے لکھے ہوئے حالات کی کتاب)
پڑھ کر ہی اپنا دل خوش کر لیتے ہیں۔ اور ایک شخص ہے جو بچشم دید یعنی بالمشاہدہ
سیاحت کر کے تمام ملکوں اور اُن کے حالات سے بخوبی واقف اور آگاہ
ہوتا ہے تو اب عقلمندوں کے نزدیک ان اشخاص اور اُس شخص کے درمیان
فرق و امتیاز بخوبی ظاہر ہے کہ ان اشخاص کا علم۔ الفاظ کتاب پر منحصر ہے۔
اور اُس سیاح کا علم بچشم دید یعنی بالمشاہدہ ہے۔ پس اس تمثیل سے اہل فہم
و صاحب عقل سلیم انصاف فرما کر میری اس بات کو تسلیم کر لینگے کہ باعلام
اللہ تعالےٰ حضور رسول اکرم فخر کونینؐ کو تمام جہانوں اور تمام اشیاء پوشیدہ
کا علم بالمشاہدہ ہے اور امت مرحومہ کا علم صرف الفاظ کلام اللہ پر منحصر
ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو تمام جہانوں کا جغرافیہ بنایا ہے اور اُسکے
اندر اُس تقدس و تعالےٰ نے تمام اشیاء کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس امر کے
ثبوت کے لیئے ملاحظہ ہوں متعدد آیات کلام ربانی با تفاسیر مسلمہ جو
درج ذیل ہیں۔

صاحب تفسیر اتقان آیہ شریفہ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
(پارہ ۱۴ رکوع سورۃ النحل رکوع ۱۲۔ ترجمہ! اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی (جسمیں) ہر چیز کا بیان ہے)

کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں مَامِنْ شَیْءٍ فِی الْعَالَمِ اِلَّا ھُوَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ یعنی دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ میں نہو۔

صاحب تفسیر عرائس البیان صفحہ ۵۳۷ پر اسی آیت شریفہ کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں وَھُوَ کِتَابُہُ الْمَکْنُوْنُ وَخِطَابُہُ الْمَصُوْنُ یُخْبِرُ بِمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ کُلِّ حَدٍّ وَکُلِّ عِلْمٍ یعنی قرآن شریف خدا کی وہ پوشیدہ کتاب اور محفوظ خطاب ہے جو کہ جملہ امور گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیتا ہے۔

صاحب تفسیر عرائس البیان تحت آیۂ شریفہ مَافَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ پارہ وَاِذَا سَمِعُوْا سورہ الانعام رکوع ۱۴ ترجمہ ہمنے کتاب میں کوئی چیز لکھنے سے نہیں چھوڑی یعنی ہمنے قرآن شریف میں کسی شی کو بغیر بیان کیئے نہ چھوڑا) اس طرح ارقام فرماتے ہیں اَیْ مَا اَخْبَرْنَا فِی الْکُتُبِ ذِکْرًا اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ لٰکِنْ لَا یُبْصِرُہٗ ذِکْرَہٗ فِی الْکُتُبِ اِلَّا الْمُؤَیَّدُوْنَ بِاَنْوَارِ الْمَعْرِفَتِ ترجمہ یعنی ہمنے قرآن میں کسی ایک کا بھی مخلوق میں سے ذکر باقی نہ رکھا سب کچھ بیان کر دیا لیکن اس ذکر کو صاحبانِ باطن کہ جنکو انوار معرفت حاصل ہوں وہی معلوم کر سکتے ہیں پس بفضلہ تعالےٰ مدلل طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور رسول اکرم ص۔ اعلم بحقیقت القرآن ہیں اسلئے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باعلام اللہ تعالےٰ عالم الغیب بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہیں۔

صاحب تفسیر کبیر تفسیر کبیر جلد ثالث صفحہ ۳۱۰ مطبوعہ مصر تحت آیۂ شریفہ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا پارہ والمحصنٰت سورۃ النسأ رکوع ۱۷ یعنی اے محمدؐ ہمنے آپکو تمام پوشیدہ اشیاء کا علم دیا جنکو کہ آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالےٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے) اس طرح لکھتے ہیں۔ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاَطْلَعَکَ عَلٰی اَسْرَارِھِمَا وَاَوْقَفَکَ عَلٰی حَقَائِقِھِمَا یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ پر اے رسول یکتا کتاب اور حکمت نازل کی۔ اور اُن

دونوں یعنی قرآن اور حکمت کی حقیقتوں اور اُن دونوں (قرآن وحکمت) کے اسرار کا واقف بنایا۔

آیت مذکورہ بالا میں وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا قابل غور ہے کہ علم ہر چیز سے افضل ہے اور تمام نعمتیں اسکے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور خدا نے قرآن میں اور لوگوں کو اس طرح مخاطب کیا ہے وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ پارہ ۱۵ سبحٰن الذی سورہ بنی اسرآءیل رکوع ۱۰۔ اے لوگو تمکو علم سے تھوڑا سا حصہ عنایت ہوا ہے (حضور رسول اکرمؐ کے علاوہ) دیگر انبیاء علیہم السلام کو بعض بعض غیوب پر اطلاع دی گئی یعنی اُنکو اللہ تعالےٰ نے بعض غیب کا علم عطا فرمایا لیکن اُسنے اپنے حبیب محمد مصطفےٰؐ۔ رسول مرتضےٰؐ کو اپنے فضل عظیم سے مشرف فرما کر مرتبہ خاتم النبیین عطا فرمایا اور اُنکو اپنی جمیع صفات کاملہ کا مظہر اتم بنا کر اپنے خاص غیب کا عالم بنایا جسکو صفحہ ۲۴ و ۲۵ پر مدلل طور سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ نیز اسی ثبوت کے لیے صفحات ۲۶ سے ۳۱ تک ملاحظہ ہوں۔

مولینا ابوالبرکات النسفی تفسیر مدارک التنزیل مطبوعہ افضل المطابع دہلی صفحہ ۱۴۶ پر تحت آیۂ شریفہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۔ ارقام فرماتے ہیں مِنْ أُمُورِ الدِّينِ وَالشَّرَائِعِ وَمِنْ خُفِيَّاتِ الْأُمُورِ وَضَمَائِرِ الْقُلُوبِ یعنی حضور رسول کریمؐ کو علاوہ عالم امور دین اور شریعت بنانے کے تمام پوشیدہ امور کا عالم بنایا اور تمام دلوں کے بھیدوں پر واقف بنایا۔

صاحب تفسیر حسینی۔ آیۂ مذکورہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ صاحب بحر الحقائق سے نقل کرتے ہیں۔ "آں علم ماکان وما سیکون است"۔ کہ حق سبحانہ و تعالےٰ در شب اسرےٰ بداں حضرتؐ عطا فرمود چنانچہ در حدیث معراج آمدہ است کہ من

در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند۔ فَعَلِمْتُ بِهَا مَاكَانَ وَ سَيَكُوْنُ۔ یعنی اس سے مراد علم مَاكَانَ سَيَكُوْنُ ہے جو کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیبؐ کو شبِ معراج میں عطا فرمایا۔ چنانچہ معراج کی حدیث میں ہے کہ میں (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) زیر عرش تھا۔ ایک قطرہ عرفان محبت میرے حلق میں گرایا پس بوجہ اسکے مجھکو علم مَاكَانَ وَسَيَكُوْنُ حاصل ہوگیا۔

اب احادیث صحیحہ سے حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علمِ غیب مَاكَانَ وَسَيَكُوْنُ کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

ثبوت علم غیب از احادیث صحیحہ

بخاری شریف مطبوعہ مصر جزو ثانی صفحہ ۱۴۲ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَهٗ۔

ترجمہ۔ کہا سیدنا حضرت عمرؓ نے کہ ایک مقام پر رسول اکرمؐ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور آپ نے ہم کو ابتدائے خلق سے لیکر قیامت کے بعد تک کے حالات بتلائے یہانتک کہ جنتی لوگ اپنے مکانوں میں اور دوزخی لوگ اپنے مکانوں میں داخل ہوچکیں گے۔ پس اس امر کو جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ پس اہل خرد۔ سلیم العقل۔ سلیم الطبع اشخاص اس حدیث شریف سے بخوبی سمجھ لینگے کہ جب آنحضرتؐ باعلام اللہ تعالےٰ وبفضلہ عظیم جامع العلوم کلی ہیں۔ اور بمطابق حدیث شریف عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ یقیناً عالم الغیب ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے از ابتدائے خلق تا بعد قیامت کل حالات بتلادیئے تو اشیاء خمسہ یعنی پانچ باتوں کا علم جزئیات قیامت و بارش

وغیرہ وغیرہ کا علم بھی آنحضرتؐ سے ہرگز پوشیدہ نہ رہا۔ کیونکہ خمسۃ الغیوب علم الاولین والآخرین کے تحت میں ہیں۔

طبرانی شریف۔ علامہ امام احمد قسطلانیؒ کتاب مواہب لدنیہ باب اخبار الغیوب میں بروایت سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث ذیل کو نقل کرتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ (رواہ طبرانی) یعنی اللہ تعالےٰ نے تمام جہان کو میرے سامنے کر دیا اور میں اُسے دیکھ رہا ہوں۔ اور جو کچھ اُس میں ہے۔ اور جو کچھ اُسمیں ہوویگا قیامت تک اور سب کچھ میں اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو۔ روایت کیا اسکو طبرانی نے۔ پس اہل خرد و سلیم الطبع اشخاص پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کا علم غیب باعلام الٰہی و بفضلہ عظیم لاریب و لاشک مصداق ہے مَاکَانَ وَسَیَکُوْنُ کا۔

روایت۔ مندرجۂ ذیل کی اسناد کے لیئے ملاحظہ ہو عینی شرح بخاری جلد ہشتم صفحہ ۶۸ اور قسطلانی مطبوعۂ مصر جلد ششم صفحہ ۱۸۵۔

روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے ایک قصیدہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

وَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ ؛ وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی رب (معبود) نہیں۔ اور نیز یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اے نبی عربیؐ تو ہر شے غائب پر مامون ہے۔

وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ کا مصرع ملاحظہ ہو کہ اسپر کیسا زور ہے۔ روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ اس سے ثابت ہے کہ

کل غائب شے پر آپ مامون و محیط ہیں۔ آپ حجۃ اللہ ہیں۔ کیا یہ کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ نبی یا رسول کے سامنے خلاف احکام شریعت کوئی کام کیا جائے اور منع نہ فرمایا جائے۔ اگر آنحضرتؐ کو متصف بہ علم غیب کہنا شرک ہو تو کیا معاذ اللہ حضرتؐ منع نہ فرماتے اور تبسم فرماتے لیکن چونکہ یہ امر خلاف شریعت نہ تھا اسلئے حضورؐ نے منع نہ فرمایا بلکہ تبسم فرمایا۔ اور محظوظ ہوئے۔

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ صحابی صاحب راز رسول اللہ تھے۔ سیدنا حضرت عمر ابن الخطاب اور سیدنا حضرت علیؓ نے اکثر روایاتِ احادیث ان سے کیں۔ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضؓ کی شہادت کے چالیس روز بعد آپ کا وصال ہوا) قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ حَفِظَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَ مَنْ نَسِیَہٗ۔ ترجمہ فرمایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت رسولِ اکرمؐ ایک دفعہ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور بیان فرمانے لگے۔ اور آپ نے اپنے بیان میں کچھ نہ چھوڑا قیامت تک پس اس بیان کو جس نے یاد کیا سو اُس نے یاد رکھا اور جس نے اسکو بھلا دیا سو وہ اسکو بھول گیا۔ پس سلیم الایمان۔ صحیح الاعتقاد مسلمانو تمکو واضح ہو کہ جب حضور پُر نور فخر کونین محبوب رب المشرقین والمغربین ؐ کو باعلام اللہ تعالےٰ و بفضلہ عظیم اوّلین و آخرین کا علم حاصل ہو گیا۔ تو پھر آپؐ پر کوئی شی مخفی نہ رہی۔ پس حضور مختار عالم۔ فخر بنی آدم۔ سرور کونین۔ صاحب قاب قوسین یعنی احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم تمام اشیاء پر ایک بحرِ محیط ہے۔ یہانتک کہ لوح و قلم بھی اس بحرِ محیط میں مستغرق ہیں۔ اور لوح و قلم جامع ہیں مَا کَانَ سَیَکُوْنُ کے۔ لہٰذا علم غیب مَا کَانَ وَسَیَکُوْنُ۔ حضورؐ کے علومِ کلیہ کا ایک جزو ہے۔

اس بحث کے ضمن میں ملاحظہ ہوں صفحات ۲۴ سے ۳۱ تک۔

جوابات شکوک در نفی علم غیب

بعض نافہم اشخاص یہ کہتے ہیں کہ جب غیب کا علم اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو عطا کر دیا تو بوجہ عطاء ربّی علم غیب نہیں کہا جا سکتا۔ پس غبی لوگوں کو علم غیب عطائی کے سمجھانیکے واسطے ایک مثال پیش کیجاتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پاس اشرفیوں کا خزانہ جمع ہو۔ اور وہ شخص اُسی خزانہ میں سے جتنی اشرفیاں چاہے اپنے کسی دوست کو دیدے تو کیا اب یہ عطا شدہ اشرفیاں اُس دوست کے پاس جاکر اپنی جنس سے متبدل ہو کر ٹکے یا پیسے یا کنکریاں بن جائینگی ہرگز نہیں۔ بلکہ اشرفیاں اشرفیاں ہی رہینگی۔

سلیم العقل اشخاص اس مثال کا نتیجہ بعینہٖ رسول اکرمؐ کے عطا شدہ علم غیب پر منطبق کر کے سمجھ لینگے کہ علم غیب عطا ہونیکے بعد بھی علم غیب ہی کہلایا جائیگا۔ کیونکہ وہ اشیاء اور وہ معلومات جو بندوں کی نظر سے غائب یعنی غیب میں ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ اور اُسکے رسولؐ کے علم و بصر میں ہر لمحہ و ہر لحظہ عیاں ہیں کیونکہ صاحب تفسیر خازن نے اپنی تفسیر خازن میں عالم الغیب کی تعریف اس طرح ارقام فرمائی ہے۔ عَالِمُ الْغَیْبِ اَیْ ھُوَ عَالِمٌ مَّا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ۔ یعنی عالم ہے وہ اُس غیب کا جو کہ بندوں کی نظر کے اعتبار سے غیب میں ہے ورنہ فی نفسہ اللہ تعالےٰ پر کوئی شے بھی پوشیدہ نہیں پس اُس نے اپنے حبیب پاکؐ کو اپنے غیب کا عالم بنا کر صفت علم غیب سے متصف کیا اور اپنے اس علم غیب کے ساتھ اپنے حبیبؐ کو مخصوص کر کے باقی جمیع مخلوق کی نفی فرمائی۔

بعض بعض منکرین علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہؐ کو علم غیب ہوتا تو آپؐ بعض بعض امور میں صحابہ کرامؓ

سے استفہام نہ فرماتے۔ مثلاً آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تہمت رکھے جانیکے بارے میں صحابۂ کرام رضؓ سے استفسار فرمایا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپنے صحابۂ کرامؓ سے محض اس مصلحت کے لحاظ سے دریافت فرمایا تھا کہ صحابۂ کرام رضؓ شاہد ہو جائیں اور منافقین کا دعوائے تہمت باطل ہو جائے۔ نیز منافقین پر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ پیغمبر خداؐ عدل فرماتے ہیں۔ اگر حضورؐ صحابۂ کرام رضؓ سے استفسار نہ فرما کر انکو شاہد نہ بناتے تو منافقین یہ گمان کرتے کہ پیغمبرؐ خدا اپنی زوجۂ مطہرہ کی حمایت کرتے ہیں۔ ورنہ صحابہ رضؓ اور تمام مومنین کا یہ یقین تھا اور ہے کہ پیغمبروں کی ازواج مطہرات ہمیشہ باعصمت ہوا کرتی ہیں چنانچہ تہمت باطل ثابت ہوئی۔ اور پیغمبر خداؐ تو بفضلہ تعالےٰ اس امر پر پہلے ہی آگاہ تھے۔ صرف یہی مصلحت تھی تفتیش ظاہری کی۔ ورنہ استفہام سے علم غیب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔

اگر صورت استفہام سے ان بدعقیدوں کے وہم وخیال بلکہ انکے عقیدہ کے مطابق علم غیب کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ تو ان بدعقیدونکا اعتراض معاذ اللہ منہا اللہ تعالےٰ پر بھی عود کریگا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام سے سوال کیا تھا۔ وہو ہذا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ (پارہ قال الم سورہ طٰہٰ رکوع ۱) یعنی اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے موسےٰؑ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ تو موسےٰؑ کیا جواب دیتے ہیں۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۖ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ یعنی کہا موسےٰؑ نے یہ میرا عصا ہے ٹیکیہ کرتا ہوں اسکے اوپر۔ اور پتی جھاڑتا ہوں واسطے اپنی بکریوں کے اور مجھکو اس سے بہت کام ہیں یعنی یہ عصا میرے بہت کام آتا ہے۔ بجائے اسکے کہ موسےٰؑ جواب دیتے کہ یہ لاٹھی ہے۔ جواب دیا کہ اس سے فلاں فلاں کام لیتا ہوں تو کیا موسےٰؑ کو بھی یقین کلی ہو گیا تھا کہ خدا کو علم نہیں ہے۔ جو شرح بیان کیا اسکے علاوہ قابل غور یہ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ تو دریافت فرمائے

ایک بات حضرت موسےٰ بتلائیں چار باتیں تو کیا معاذ اللہ منہا بد عقیدہ شخص اس سوال و جواب کو جہل پر مبنی کر کے اللہ تعالےٰ کے علم کی نفی ثابت کرینگے ممکن ہو کہ ان بد عقیدہ کند ذہن ناتراش عقل کوتاہ و فہم ناقص کے عقائد کے مطابق شاید اللہ تعالےٰ کو بھی یہ علم نہ تھا کہ موسےٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں اُن کا عصا تھا۔ یا اور چیز کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ کو اس امر کا علم پہلے سے ہوتا تو وہ موسےٰ علیہ السلام سے دریافت کرنے کا محتاج ہی نہ ہوتا۔ اور یہ ناعاقبت اندیش عقل کے دشمن اپنی اس دلیل کو مایۂ ناز سمجھ کر پیش کرتے ہیں کہ دریافت تو جب ہی کیا جاتا ہے جبکہ علم نہ ہو۔ پس ان کج فہم بیہودہ گو منکرین علم غیب کا خدا بھی بعض بعض امور میں بدلائل فرقۂ باطلہ جاہل ٹھہرتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ (پارہ تِلْکَ الرُّسُل سورہ البقرۃ رکوع ۳۵۔ ترجمہ اے رب تو مُردوں کو کس طرح زندہ کریگا) پر بجائے جواب دینے کے خود سوال کرتا ہے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کیا تو ایمان نہیں لایا یعنی اللہ تبارک و تعالےٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا تجھ کو یقین نہیں ہے۔ جو اس طرح دریافت کرتا ہے۔ پس حضرات منکرین اب تو انصاف سے فرمادیں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مومن بھی ہیں یا نہیں۔ ورنہ اس طرح سوال کرنیکا مقصد کیا ہے۔

تیسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط (پارہ واذا سمعوا سورہ المائدہ رکوع ۱۶) یعنی۔ اور جب اللہ تعالےٰ کہیگا۔ اے عیسےٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود اللہ کے سوا بناؤ۔ جسکے جواب میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام عرض کرینگے۔ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ق بِحَقٍّ ط اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ

عِلْمَتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط **ترجمہ**۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام عرض کرینگے کہ تو پاک ہی میرے واسطے نہیں ہے کہ میں وہ کہوں جو میرے واسطے حق نہیں ہی اگر میں نے اس کو کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا پس تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا ہوں جو تیرے جی میں ہے۔ بیشک تو غیب کی باتوں کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ کیوں صاحبان کج فہم۔ کیا آپکے اللہ صاحب علام الغیوب کو روز قیامت علم نہوگا کہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے دریافت فرمائیگا کہ ای عیسےٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو دو معبود بناؤ اور کیا اللہ تعالےٰ کو امر واقعہ کا علم نہیں جو عیسےٰ علیہ السلام سے دریافت کرنیکا محتاج ہوگا بموجب فہم ناقص فرقہ باطلہ کے اگر اللہ تعالےٰ کو غیب کا علم ہوگا تو وہ دریافت کرنیکا محتاج ہی کیوں ہوگا۔ یا وجہ دریافت کرنیکی بتلائیں۔ اسکے بعد حضور کی تفتیش پر نکتہ چینی کریں یا مسئلہ علم غیب پر ایمان لاکر مومن کامل بنجائیں۔ مگر اس امر کی امید نہیں ہی کیونکہ انکے اللہ صاحب کو بھی ہر لحظہ و ہر آن علم غیب نہیں ہے بلکہ جب ضرورت محسوس ہوتی ہے دریافت فرمالیتے ہیں۔ پس برائے ثبوت عقیدۂ باطلہ کتاب تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۲۳ از سطر ۱۹۔ عبارت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو تاکہ حضرات موحدین باتمکیں کے اللہ صاحب کے علم غیب کی قلعی اہل خرد پر بھی ظاہر ہوجائے۔

عبارت تقویۃ الایمان "اسی طرح ظاہری چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں۔ جب چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کرلیجے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے" ہر اہل خرد تسلیم کرتے ہوئے انصاف سے کہیں کہ جو شے معلوم نہ ہو

اُسکو معلوم کرنیکے لیے "لفظ دریافت کرنا" مستعمل ہوا کرتا ہے۔ یا اشیاء حاضرہ کیلئے
پس حضرات موحدین کی کتاب تقویۃ الایمان کی مذکورۂ بالا خط کشیدہ عبارت سے صاف طور پر
یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ حضرات موحدین شاگردان ہوشمندان معلم الملائک کی اللہ صاحب کو
غیب کی باتوں اور غیب کے معاملات کا ہرگز علم حاصل نہیں کیونکہ بموجب عبارت
مذکورۂ بالا۔ ان حضرات کے اللہ صاحب جب چاہتے ہیں غیب دریافت کرتے ہیں اور جب
نہیں چاہتے تو دریافت بھی نہیں کرتے۔ گویا اُس مدت تک لاعلم رہتے ہیں اور جب اللہ
صاحب کا جی غیب دریافت کرنیکے لیئے چاہتا ہوگا تو وہ ان حضرات موحدین باتمکین میں سے
کسی کسی کو اپنے اختیار سے اپنے پاس بُلا کر غیب کا حال دریافت کر لیتے ہونگے پس
معلوم ہوا کہ ان حضرات باتمکین کے اللہ صاحب کا علم قدیم نہیں بلکہ حادث ہی یعنی
استقلالی بذاتہ نہیں۔ عارضی ہی۔ کیونکہ شئے لامعلوم دوسرے کے دریافت کرنے سے
معلوم ہوتی ہی۔ اگر علم ہے تو دریافت کرنا چہ معنی دارد۔

حضرات موحدین باتمکین اگر آپکی کتاب التوحید یا اُسکا ترجمہ تقویۃ الایمان
میں آپکے اللہ صاحب کی یہی شان ہی۔ تو آپ اُس کتاب کو مقفل کر کے صندوق میں
رکھدیں۔ ایسا نہو کہ آپکے اللہ صاحب کی یہ شان تمام عالم میں آشکارا و ہویدا
ہو جائے اور آپ اللہ صاحب کی ان صفات کاملہ سے غافل ہو کر اس معرفت الٰہی
سے محروم نہ رہجائیں بمصرع۔ بریں عقل و علمش بباید گریست ؎

نہو جسمیں سمجھ اور ہو کتابوں سے لدا پھرتا ؎ ظرف اُس آدمی کو ہم تصور میں کرتے ہیں

یا بموجب قول پاک حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَکَثَّرَھَا
الْجُھَّالُ یعنی علم ایک نکتہ ہی جو ایک باریک بات ہے اور اُسکی کثرت جاہلوں کے
واسطے ہی

تمت بالخیر

تقریظ۔ علامۂ زمان۔ فہامۂ دوران عالم کلام ربّانی۔ فاضل علوم حقانی یعنی جناب مولینا بالفضل اولینا حاجی الحرمین شریفین مقبول بارگاہ الصمد۔ حافظ شاہ محمد مشتاق احمد صاحب انبیٹھوی ممتحن مدارس دینیات اسلامیہ خصوصاً مدرسۂ عربیہ امینیہ دہلی حال مدرس اعلےٰ دارالعلوم نواب صاحب کرنال ادام اللہ ظلہ علے المومنین وفیوضہ علے المسلمین وسلمہ اللہ ذوالقوۃ المتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد عاجز راقم الحروف نے رسالۂ متبرکہ اَلْکُحْلُ لِاَبْصَارِ الْمُذْبَذَبِیْنَ کو دیکھا دلائل حقہ اثبات مسئلہ علم غیب میں اور رسائل سے بہتر پایا۔ حضرت مصنف رسالہ نے جو کچھ لکھا وہ اہل حق کے مطابق لکھا۔ اور جو سندیں کتب تفاسیر اور احادیث سے پیش کی ہیں وہ اثبات مقصود میں کافی ہیں بارک اللہ فی علمہ وکونہ۔

کتبہ العبد العاصی
مشتاق احمد حنفی چشتی
انبیٹھوی۔ مقیم کنجپورہ
کرنال۔

تقریظ عالم اجل - فاضل بے بدل - مخزن احکام شریعت معدن رموز طریقت واقف اسرار ربانی - ماہر علوم حقانی یعنی سراج الملۃ جناب مولینا مولوی مفتی شاہ محمد عبد الغفار سلمہ الکریم الستار نقشبندی مجددی رئیس اعظم وخطیب مسجد حوض قاضی دہلی

بعد حمد صلوٰۃ کے یہ ہیچمدان پُرعصیان خدمات عالیات اہل اسلام و پیروان ملت خیر انام کے عرض رسا ہے کہ یہ الکحل لابصار المذہبین منکرین علم غیب تاجدار مرسلین - متحکمین کی تسکین کے لیے بیش بہا جواہرات سے تیار کیا گیا ہے اور اس قدر مفید ثابت ہوا ہے کہ ایکبار آنکھوں میں لگانے سے قلب و ایمان کو منور کرکے آیۃ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کا پورا پورا مصداق بنا دیتا ہے اور اسکا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی اسمیں ذرہ برابر بھی شک و شبہہ لائے یا انکار بالاصرار پیش آئے تو اہل اسلام اور امت خیر انام سے خارج کر دیتا ہے اور پھر خند و تمسخر دہشت دھرمی کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا ہے ؎

اخفائے نور مہر بچہ طور ممکن است ☆ کوری چشم حاسد خفاش طبع اوست

کتبہ الفقیر عبد الغفار عفا عنہ الکریم الستار
خلف مولینا مولوی مفتی محمد یعقوب مسجد حوض قاضی دہلی۔

قطعۂ تاریخ

بصفت تخرجہ از باغ افکار شاعر بیدل ناظم بے مثیل زبدۃ الشعراء محترم جناب منشی ہدایت اللہ صاحب اکبر آبادی حال مقیم دہلی - ہدایت

جناب مولوی ادریس صاحب	فضیلت جن کی دنیا پر جلی ہے

ہدایت کا دکھاتے ہیں وہ رستہ
کہ جس میں رونقِ دینِ نبیؐ ہے

کیا ہے مسئلہ کیا غیب کا صاف
دلیل اس بحث میں ہر اک قوی ہے

نہیں ہوتی کسی صورت رہائی
عدو کی جان آفت میں پھنسی ہے

ہدایت دور کر فرق وہابی
یہ کہدے سنہ فروغ احمدی ہے

۱۳۴۹

۱۳۴۹
۶
۱۳۴۳ھ

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ فکر رسا شاعر شیریں مقال و سخنور باکمال۔ افصح الشعراء زبدۃ القراء قدوۃ الفضلاء غواص بحر معانی فاضل علوم ربانی حضرت مولٰینا المحترم ذی العز والکرم جناب مولوی حافظ قاری محمد رفیق صاحب نقشبندی مجددی مسعودی مصنف تصانیف العالیہ المتخلص بہ واعظ

رسالہ محترم ادریس فاضل نے لکھا عمدہ
جو عالم میں مثالِ آفتابِ چرخ لامع ہے

بحمد اللہ رسالہ کیوں نہ مقبولِ خلائق ہو
مصنف اسکا بیخ شرک و نجدیت کا قامع ہے

ادلہ اور براہین اسکی واضح اور لائح ہیں
رسالہ کیا ہی گویا جامعِ انوارِ ساطع ہے

ثبوت علمِ غیبِ مصطفےٰ میں بہر اہلِ حق
حقائق اور معارف کا خلاصہ اور جامع ہے

جو علمِ غیبِ حضرتؐ کو عطائی بھی نہیں کہتے
یہ اُن وہابیوں کے سامنے برہان قاطع ہے

جو کسرِ شانِ علمِ مصطفےٰ پر ہی کمربستہ
یہ اُس زندیق کی الزام بے معنی کا دافع ہے

پئے وہابیانِ نجدیہ تاریخ لکھتے وقت
کہا واعظ نے گویا خنجر برہان قاطع ہے

۱۳۴۳ھ

اشتہار واجب الاظہار

آثار دہلی - جس میں پرانی اور نئی دہلی (شاہجہاں آباد) کی کل عمارات قدیمہ وجدیدہ اور علماء مشائخ و رؤساء وغیرہ کے حالات تفصیلی طور سے درج کیے گئے ہیں۔ نیز فرمانروایانِ دہلی کے حالات از راجہ جدھشٹر تا شاہنشاہِ ہند جارج پنجم مشرح طور پر قلمبند کر کے بے نظیر کتاب بنا دی گئی ہے۔ قیمت فی جلد ۸

اثبات علم غیب۔ حضرت خاتم النبیین لاریب۔ بجواب فیصلۂ علام الغیوب دربارہ علم غیب۔ جس میں ہر اعتراض کا جواب قلمبند کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ (زیر طبع ہے)

تحقیق مسئلہ مسہری جنازہ - نہایت مدلل طریقہ سے ناجائز ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ زیر تکمیل ہے۔ شائقین منتظر رہیں۔

تحقیق سہرا - نہایت مدلل طریقہ سے جائز ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب بھی مدلل دیا گیا ہے۔ زیر تکمیل ہے۔ شائقین منتظر رہیں۔

نیازمند

رشید الدین احمد عثمانی

مالک کتب خانۂ عثمانیہ نمبر سی-۵۵ بنگالی کوارٹر تیمارپور

دہلی

التماسِ رشید

ناظرین۔ رسالہ علم غیب المسمےٰ بہ الکحل لِابصار المذبذبین یعنی سرمۂ چشم وہابیین کو مصنف موصوف نے بجواب فیصلۂ علام الغیوب دربارہ علم غیب ایک سال کا عرصہ ہوا کہ تالیف فرمایا تھا۔ مگر بہ چند وجوہ اس کی اشاعت کی نوبت نہ آئی۔ مگر اب بفضلہ تعالےٰ وہ دن آگیا کہ رسالۂ مذکور شائع ہو کر ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ امید کہ شائقین خود خرید فرما کر اپنے احباب کو بھی خریداری کی ترغیب دلائیں۔ نیز جو صاحب قلم کوئی سفید رسالہ بغرض اشاعت دین تصنیف یا تالیف فرما کر چھپوانا چاہیں اُن کو معقول حق المحنت ادا کرنے کے بعد اُس رسالہ کو چھپوا دیا جائے گا۔ پس اُن کو چاہیئے کہ بذریعہ خط وکتابت احقر سے معاملہ طے کریں! ور عقائد حقہ کی حمایت کے لیئے کمربستہ ہو کر تیار ہو جائیں۔ کیونکہ ادیان باطلہ وعقائد ضالہ کی اشاعت روز افزوں ترقی کرتی جاتی ہے۔

چونکہ اس کارِ خیر میں زر کثیر کی ضرورت ہے اس لیئے بہی خواہان اسلام سے عموماً اور ہمدردان عقائد حقہ سے خصوصاً التجا ہے کہ جو رسالہ چھپتا جائے اُس کو خرید کر کے احقر کی امداد فرمائیں تاکہ اُس کے منافع سے دیگر کتب و رسالے برابر طبع ہوتے رہیں۔

الکحل المواعظ۔ جس میں ثبوت میلاد شریف قیام علم غیب حکایات صالحین بشرح طور پر قلمبند کر کے برائے ہدیۂ شائقین تیار کیا گیا۔ الغرض مختصر

تعریف یہ ہے کہ مسیح الامۃ محدد الملۃ جناب مولینا مولوی حاجی مشتاق احمد صاحب نواب والے چشتی صابری مدظلہ دہلوی کی زبان فیض ترجمان کا فرمودہ و غطب ہے۔ پس ہر سنی حنفی مسلمان کو ایک رسالہ خرید کر کے اپنی پاس رکھنا ضروری ہے جو مخالفین کو دندان شکن جواب دینے کیلئے کافی ہے۔ قیمت بغرض رفاہ عام صرف ۸/-

فتوے انکشاف حق جس میں ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دینا۔ مندر کی تہوار میں شریک ہونا۔ تلک لگوانا۔ گائے کی قربانی کو ترک کر دینا وغیرہ وغیرہ مسائل کے متعلق مختلف صنلاع و مختلف عقائد کے علماء کے فتوے درج ہیں خصوصاً سراج الملۃ جناب مولینا مولوی عبد الغفار صاحب مفتی شہر دہلوی نے کافی روشنی ڈالی ہے پس ہر مسلمان کو ایک جلد خرید کر اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت فی جلد ۶/

نیاز مند

خاکسار رشید الدین احمد عثمانی مالک کتبخانہ عثمانیہ نمبر سی ۱۵۵ بنگالی کوارٹر تیمار پور دہلی

اعلان

حضرات اہل مطابع و تاجران باوقار کی خدمت عالی میں التماس ہے کہ رسالہ الکحل لابصار المذبذبین بعد ادائے حق المحنت و حصول حق تصنیف و تالیف شائع کر کے ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ اور بموجب قانون ایکٹ کاپی رائیٹ داخل رجسٹر گورنمنٹ ہوا۔ لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت احقر اس رسالہ کو نہ چھاپیں اور نہ چھپوائیں۔ بامید نفع نقصان نہ اٹھائیں۔ البتہ جس قدر نسخے مطلوب ہوں حسب ذیل پتہ سے طلب فرمائیں نیز مفت تقسیم کرنیوالوں کو خاص رعایت کیجائے گی۔

المعلن

خاکسار رشید الدین احمد عثمانی مالک کتبخانہ عثمانیہ نمبر سی۔ ۱۵۵ بنگالی کوارٹر تیمار پور دہلی۔

دوم۔ قبلہ مولینا مولوی شاہ مجید الدین المخاطب بہ ولی اللہ ارشدی عثمانی ابو العلائی۔ سجادہ نشین بجارہ محلہ قاضی واڑہ۔ ملک راجپوتانہ متعلقہ ریاست الور بجارہ